Vol. 6 No.4 2023

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

اُردو قواعد کے مستشرق قواعد نگار

Oriental grammarians In Urdu literature

آمنہ رمضان

ایم فل سکالر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج وویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

ڈاکٹر رخسانہ بی بی

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ کالج وویمن یونیورسٹی، فیصل آباد

Abstract:

The strange thing about grammar is that the native speakers of a language do not need it, at least while learning it as a child. Native speakers instinctively know the rules that govern the use of their language and speak it right from early childhood without bothering to know what a noun or verb is and how to inflect it. It is the foreigners and non-native speakers who need grammar the most. This is, perhaps, one of the reasons why the earliest books on grammar of Urdu were written by foreigners — in Dutch, Latin, English, French, German and Italian. The Europeans who wrote Urdu's early grammar did not call it Urdu but Hindustani or Hindustan or even Moors, a word originally used for North African Muslims in Medieval Europe, as they wrongly believed that Urdu was the language of Muslims alone.

Keywords: Urdu, Grammar, Orientalist, Grammar, British

زبان برتنے کے اصول و قواعد دراصل زبان بولنے والے افراد بالخصوص شاعروں اور نثر نگاروں سے غیر ارادی طور پر خود تشکیل پاتے ہیں اور اہل زبان ہی ان اصولوں میں تفرقات کا تعلق رکھتے ہیں۔ صرفی و نحوی اصول و قواعد ایک خاص دور میں زبان کی خاص صورت اور ساختیاتی ڈھانچے سے اس کے بولنے والوں (اہل زبان اور غیر اہل زبان) کو متعارف کرانے کا ذریعہ ہیں۔ ابتدائی مراحل میں گویا نوعیت بھی ردو بدل کا شکار ہوتی ہے۔ زبان کی یہ کروٹ ارادی ہوتی ہے۔ اس کروٹ کا عمل زبان کے متروکات پر منتج ہوتا ہے۔ متروکات کی بناپر زبان کے ایک لسانی دور کو دوسرے لسانی دور سے ممیز کیا جاسکتا ہے۔ کوئی بھی زندہ زبان کسی اصول اور قاعدے کی پابند نہیں ہوتی، اسی سبب اہل زبان کو اپنی زبان کے قواعد واصول مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔

جب ایک زبان بولنے والے مخصوص مقاصد کے تحت کسی دوسری زبان کی طرف رجوع کریں، کسی بھی زبان کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے قواعد گرامر کو جانا جائے۔ زبان کے قواعد کی زیادہ ضرورت اہل غیر زبان کو ہوتی ہے، جو اسے جاننے اور سیکھنے کے خواہش مند ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ مستشرقین نے اردو وہندوستانی زبان کو جاننے سمجھنے اور سیکھنے کے لیے اس کے لغات و قواعد کی طرف رجوع کیا۔ اہل زبان کا دامن اس تالیفی سرمائے سے خالی پاکر انہوں نے اردو وہندوستانی زبان کے قواعد وضوابط کی طرف قدم بڑھایا جو بہر حال اہل زبان کی معاونت کے بغیر ممکن نہ تھا۔ ہندوستانی زبان سیکھنے کے حوالے سے مستشرقین کے مقاصد کی نوعیت سے قطع نظر اس زبان کے قواعد کی تدوین وتالیف کے سلسلے میں ان کی کاوشیں لائق تحسین ہیں۔ مستشرقین نے اردو وہندوستانی قواعد کی ترتیب کے لیے ڈھانچے مرتب کیے۔ اس کا سبب بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی لکھتے ہیں:

> ”جن مغربی مصنفین نے ہندوستانی قواعد لکھی ہے، ان میں اکثر کے پیش نظر انگریزی زبان کی قواعد کا ڈھانچہ ہے جو خود لاطینی قواعد کے نمونوں پر لکھی گئی ہے۔ اس لیے بعض اصلاحیں اور بحثیں اس میں عجیب معلوم ہوتی ہیں۔ بہت کم ایسے مصنفین ہیں جو اردو کی ساخت اور اس کے مزاج سے کما حقہ واقف ہیں۔ ان میں سے بعض عربی یا فارسی کے عالم ہیں اور وہ اردو کی قواعد کو فارسی قواعد کے نقشے کو سامنے رکھ کر لکھتے ہیں۔ مغربی قواعد نگاروں میں ڈاکٹر جان گل کرسٹ اور گارسیں دتاسی ایسے فاضل نظر آئے ہیں، جو اردو زبان کے اپنے مزاج سے واقف ہیں۔“(۱)

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۱۷۸۴ء میں فرانسیسی متشرق، اوسان (Aussant) کا لغت طبع ہوا۔ لغت کے شروع میں وہ نوٹ ہے جس میں اوساں نے اردو زبان کے مخالفین کے اس اعتراف کا جواب دیا ہے جس کے تحت اردو زبان اس قابل نہیں کہ اس کے قواعد ترتیب دیے جا سکیں۔ اوساں کا بیان ہے:

> ''گرامر کا اصول سیکھے بغیر کسی زبان کو سیکھنے کی کوشش کرنا ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص موسیقی کے اصول سے واقف ہوئے بغیر ساز بجانا شروع کر دے۔ اردو زبان پر جو اعتراضات کیے جا رہے ہیں، ان میں سے ایک اس زبان کے قواعد کے اصول متعین کیے جانے کی صلاحیت نہیں اور یہ کہ اردو زبان فارسی زبان سے اس قدر منسلک ہے کہ اسے علیحدہ نہیں کیا جا سکتا۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ اردو زبان میں قواعد کے اصول متعین کیے جانے کی پوری صلاحیت ہے اگر کوئی شخص اردو زبان سیکھنا چاہے تو بہتر ہو گا کہ اردو قواعد سے ابتدا کرے۔ اس اعتراض میں کوئی جان نہیں کہ اردو میں فارسی کے الفاظ کی بہتات ہے، اس لیے اردو سیکھنے کی ضرورت نہیں، صرف فارسی کافی ہے۔ انگریزی زبان میں یونانی الفاظ کی بہتات ہے لیکن اس کے باوجود انگریزی زبان پر اعتراض نہیں کیا جا سکتا اور یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ جو فارسی الفاظ اردو میں آ گئے وہ زیادہ تر اردو قواعد کے اصولوں کے لحاظ سے استعمال ہوتے ہیں۔''(۲)

اس اقتباس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اردو سیکھنے کے خواہش مند مستشرقین کو ابتدا میں کن مسائل سے گزرنا پڑا ہو گا۔

جوشوا کیٹیلر

اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پہلی بار ایک ڈچ سکالر جان جوشوا کیٹیلر کے ہاتھوں مرتب ہوئے۔ یہ ڈچ مستشرق لوتھر کا پیرو تھا۔ کیلیٹلر نے اردو ہندوستانی گرامر پر مبنی ایک کتاب لنگوا (ہندوستانیکا) تالیف کی ۔ جسے ڈیوڈ مل نے ۱۷۴۳ء میں اپنی کتاب کے دوسرے ایڈیشن میں لندن سے شائع کیا۔ ڈیوڈ مل نے کتاب کے متن کو Miscellance Orientalia کے عنوان سے اپنی تالیف کے ایک حصے میں ضم کر لیا تھا۔ کیٹیلر نے یہ قواعد ۱۶۹۸ء میں بہ مقام آگرہ مکمل کی۔ اس کتاب کا پورا نام ہے (Linguistic Survey)۔

> "Instructive of ondervisjsinghe der Hindoustance en persiaanse tallen nevens hare delinatie en conjugations, als mede vergelijekingh der Hindoustance met de Hollandse maat en gewigten mistgaders beduidingh enniger moorse naamen etc."(3)

کیلیٹلر پوگینڈ کے شہر، ڈانزک کے نزدیکی قصبے البنگ (Elbing) میں ایک جلد ساز کے گھر پیدا ہوا۔ ۱۶۸۲ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں شپ میں ملازم ہو گیا۔ بٹادیا (جکارتہ) کے راستے ممبئی کے شمال میں سورت کی بندرگاہ پر پہنچا۔ یہاں وہ کمپنی میں کلرک تھا اور ترقی کر کے ۱۶۸۷ء میں اسسٹنٹ اور ۱۶۹۶ء میں کھاتے دار ہوا۔ بعد ازاں احمد آباد میں نائب ناظم تجارت اور ۱۷۰۰ء میں آگرہ میں ناظم تجارت مقرر ہوا۔ ۱۷۰۵ء میں اس نے جونیئر مرچنٹ کی حیثیت سے ۱۷۰۸ء تا ۱۷۱۲ء بہادر شاہ اول اور جہاں دار شاہ کے درباروں میں بہ طور ڈچ سفیر رہا۔ کیلیٹلر گرامر کی درج ذیل خصوصیات کی حامل ہیں:

☆ ''لنگوا ہندوشانیکا'' ڈچ زبان میں ہے۔ ڈیوڈ مل نے اس کا لاطینی ترجمہ شائع کیا تھا۔

☆ ہندوستانی الفاظ اور عبارتیں رومن رسم الخط ہیں۔

☆ الفاظ کا املا ڈچ زبان کے طریقہ تلفظ کے مطابق ہے۔(۴)

☆ قواعد میں حرف نے جو زمانہ ماضی میں حالتِ فاعلی کے لیے استعمال ہوتا ہے، کا ذکر کہیں نہیں جب کہ اس زمانے میں یہ مستعمل تھا۔

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

☆ کیٹلیلر نے ''ہم'' کے علاوہ ''آپ'' کو بھی (جو گجراتی زبان میں استعمال ہوتا ہے) جمع متکلم کا ضمیر بتایا۔اس امر کا سبب کیٹلیلر کا سوت میں دوران قیام اردو بولنے والوں سے اس گجراتی لفظ کو اسی طرز پر بولتے سنا ہو سکتا ہے۔

☆ کتاب میں دیوناگری رسم الخط کے کچھ نمونے بھی دیے گئے۔ حضرت عیسیٰ کی دعاؤں پر مشتمل کچھ مقدس اقتباسات کا ترجمہ اور امر عشرہ بھی درج کیے گئے ہیں۔یہ ترجمہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ یہ ابتدائی اٹھارہویں صدی کا اردو ہندی نثر کا نہ صرف پہلا بلکہ قابل قدر نمونہ فراہم کرتا ہے۔(۵)

ایک طویل مدت تک محققین اس امر پر متفق تھے کہ کیلیٹلر کی کتاب کا ایک ہی نسخہ دستیاب ہے مگر عہدِ حاضر کی متشرق اور ہمالیہ ''سٹڈیز'' کی ماہر ڈچ خاتون انا پاتنلو رانی نے اپنے مضمون ''The earliest Hindustani Grammar'' میں بیان کیا۔ایک طویل مدت تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ '' National Archives'' ہیگ میں موجود محفوظ اپنی نوعیت کا واحد کام اور ڈیوڈ مل کے کام کا ماخذ ہے۔معاملہ اتنا سادہ نہیں تھا،تاہم کیلیٹلر کی ہندوستانی قواعد کے مزید دو مخطوطوں کی دریافت کا مطلب ہے کہ تین مخطوطوں اور مل کے ایڈیشن کے درمیان تقابل لازمی تھا۔اب کیلیٹلر کی ہندوستانی قواعد کے تین مخطوطے ہیں۔ (۶)

1. The Huge National Archives, In sypestein, supplement no.2.
2. Paris Hotel
3. Institute neerlandais Utrecht University literary.

درج بالا تینوں مخطوطات میں سے ''Ultrecht Liberary'' میں موجود مخطوطہ اہم اور مکمل ہے۔کیلیٹلر کی قواعد سترہویں صدی میں ہندوستان کی لسانی صورت حال میں نو آبادیاتی لسانی ضرورتوں اور قواعد کے آغاز وارتقا کے حوالے سے گراں قدر مواد کی حامل ہے۔یہاں اس امر کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ ڈاکٹر سینتی کمار چیٹرجی تیج کرشنا بھاٹیا اور ان کے اتباع میں قدیم ہندی اور دیگر بھارتی مؤرخین نے کیلیٹلر کی گرامر کو اپنی زبان (ہندی) کی پہلی گرامر قرار دینے میں ایڑھی چوٹی کا زور لگا دیا۔(۷) ان کے برعکس اردو کے قدیم متون پر گہری نظر رکھنے والے واحد ماہر لسانیات ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اسے ہندی کے بجائے ہندوستانی یعنی اردو کی اولین قواعد ثابت کرتے ہیں۔اس حوالے سے درج ذیل چند اقتباسات ملاحظہ کیجیے:

> ''کیلیٹلر جس ہندوستانی زبان کا تجزیہ کر رہا ہے،وہ ہندوستانی زبان کوئی اور ہندوستانی نہیں بل کہ وہی ہندوستانی ہے جو آگے چل کر اردو پکاری جانے لگی لیکن یورپی لوگ اس کو بالعموم ہندوستانی کہتے تھے۔''(۸)

> ''زیر نظر گرامر میں جس کو ہندوستانی کہا گیا ہے،وہ اس زمانے کی رائج دہی زبان ہے جو اٹھارہویں صدی سے اردو کہی جانے لگی۔''(۹)

> ''کیلیٹلر کی گرامر کو دراصل اردو گرامر ہے،اس میں کچھ اجزا فارسی گرامر کے بھی مندرج ہیں۔''(۱۰)

اس حوالے سے ولندیزی سکالر اینچ۔ایم بودے رتس بھی کیلیٹلر کی قواعد کو اردو کے قدیم نام ہندوستانی کی قواعد ثابت کرتے ہوئے بالخصوص تیج کرشن بھاٹیا کے اس بیان کی تردید کرتا ہے۔جس کے مطابق کیلیٹلر کی قواعد ہندی زبان کی قواعد ہے۔اس حوالے سے بودے وتس کا واضح موقف ہے۔(۱۱)

> " The language depicted by Ketelaar was not unadulterated as Vogel (1941) currently noticed. It was somewhat too called under or Hindustani Bhatia, who composed a background marked by Hindi linguistic practice, attempts to deny this reality."(12)

بنجمن شلزے

جرمنی متشرق وعیسائی مبلغ،بنجمن شلزے (۱۶۸۹ء۔۱۷۶۰ء) کی اردو ہندوستانی گرامر بہ عنوان گریمٹکا ہندوستانیکا ۱۷۴۵ء میں شائع ہوئی۔سرورق پر درج کتاب کا نام یہ ہے:

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

"Viril plur. Reverendi Benjamin Shultzii Missonarri Evengelici Grammatica Hindostanica Collectis in Diuturand bury Hindostanica Commorationed in justum oradinein as enormous exemporum (Sic) Luce perfusis regulis constans et. Missionariorum susi sanctify EdIdit et de suscipienda berbararum lingucvum cultura perfatus est. D.jo Henr Cellenberg." (13)

☆ شلزے کا رسالہ لاطینی زبان میں ہے۔اس کے چند اسباب تھے۔لاطینی بہ حیثیت ایک علمی زبان کے اعلیٰ درجے کے علمی کارناموں کے لیے مستعمل تھی۔بل کہ جدید علوم وفنون کی اکثر اصطلاحیں لاطینی یا یونانی میں ہیں۔

☆ انگریزی قواعد کا ڈھانچہ اٹھارہویں صدی عیسوی تک لاطینی مادوں، سابقوں اور لاحقوں کی مدد سے جدید اصطلاحات بنانے کا سلسلہ ہنوز جاری ہے۔شلزے کا اصل رسالہ نایاب ہے۔البتہ کتب خانہ انڈیا آفس (موجودہ، کامن ویلتھ آفس فائل لائبریری) میں اس کے انگریزی ترجمے کی دستیابی کی اطلاع ایتھے (Ethe) کی فہرست کالم ۱۳۶۲، شمارہ نمبر ۲۵۳ے اور ۲۸۳ے کی ذیل میں ملتی ہے۔

(14) "Ethe Catalogue of Persian Manuscripts."

بعد ازاں اس قلمی نسخے کا تذکرہ جے۔ایف بلوم پارٹ نے کیا ہے۔

Inventory of the Hindustani MSS. In the library of the India office Oxford College press London.

شلزے کی قواعد چھ فصلوں میں منقسم ہے۔پہلی فصل حروف تہجی، ہجا، اعراب اور حرکات و سکنات سے متعلق ہے۔اہم اسم اور صفت کی ایک فہرست بھی دی گئی ہے۔اس فصل میں گنتی اور اعداد کی تعداد بھی دی گئی ہے۔پانچویں فصل حروف کی بحث پر ہے۔تیسری کا موضوع ضمیر ہے۔چوتھی فصل میں افعال کی بحث ہے۔یعنی حروف ربط فجائیہ وغیرہ۔چھٹی فصل نحو سے متعلق ہے۔کتاب کا دیباچہ درج ذیل اہم معلومات فراہم کرتا ہے:

☆ اردو زبان کے آغاز وارتقا اور اس کے مختلف ناموں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔ہندوستانی الفاظ اردو رسم الخط میں درج ہیں مگر تلفظ لاطینی زبان میں دیا گیا ہے۔

☆ ناگری حروف کی تصریح کی ہے مگر بعض حروف بالکل ترک کر دیے ہیں۔

☆ گرامر کی ترتیب میں لاطینی قواعد کی پیروی کی گئی ہے۔سبب یہ ہے کہ لاطینی زبان کے قواعد اور اصول صرف و نحو کو یورپ کی دیگر زبانوں کے قواعد اور اصول صرف و نحو کی ترتیب و تدوین میں بہ طور نمونہ بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

☆ اہم صفت موصوف اور ان کے محل استعمال کی نشان دہی کی گئی ہے۔

☆ ضمائر (Pronouns) کا تعارف اور ان میں جملوں کا استعمال سمجھایا گیا ہے۔

☆ فعل اور اس کی مختلف حالتوں کو زیر بحث لایا گیا ہے۔

☆ حروف اضافی، حروف عطف اور حروف فجائیہ کی مثالیں درج ہیں۔

☆ کتاب کا ایک حصہ علم نحو کے لیے مخصوص ہے جس میں گرامر کے اصولوں کے تحت انگریزی اور رومن رسم الخط میں جملے دیے گئے ہیں۔

☆ قمری، اور انگریزی مہینوں کے نام درج کیے گئے ہیں۔

☆ ہفتے کے سات دنوں کے نام فارسی، اردو اور انگریزی میں درج ہیں۔(۱۵)

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

گلسٹن

انگریزی زبان میں اردو کی قدیم قواعد مرتب کرنے کا سہرا ایسٹ انڈیا کمپنی کے ایک سول ملازم مسٹر گلسٹن کے سر ہے جو گورنرون سٹارٹ کا سیکریٹری اور فارسی مترجم تھا۔(١٦) گلسٹن نے اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر ایک مبسوط مقالہ لکھا تھا۔ گلسٹن کی بے وقت موت کے سبب اس کی یہ علمی و تحقیقی کاوش منظر عام پر نہ آ سکی۔(١٧) فرانسیسی متشرق اور پادری کاسیانو دماسرا تانے اردو/ہندوستانی زبان کے قواعد گرامیٹیکا ہندوستان کے عنوان سے ١٧٦٥ء میں تالیف کیے۔(١٨)

جارج بیڈلے

کیلیٹلر اور شلزے کے بعد اردو ہندوستانی گرامر مرتب کرنے کے حوالے سے جارج بیڈلے تیسرے بڑے ماہر قواعد نویسی کی حیثیت سے سامنے آتا ہے۔ بیڈلے کو بجا طور پر برطانوی متشرقین کا باوا آدم قرار دیا جا سکتا ہے۔ بیڈلے کے مرتبہ اردو ہندوستانی زبان کے قواعد بلاشبہ کسی انگریزی متشرق کے سب سے پہلے شائع ہونے والے قواعد ہیں۔(١٩)

محمد عتیق صدیقی بیان کرتے ہیں کہ بیڈلے ١٧٦٣ء میں بنگال آرمی میں داخل ہوا، ١٧٦٦ء میں کپتان کے عہدے پر ترقی پائی۔ ١٧٧١ء میں اس نے ملازمت سے سبکدوشی کے لیے درخواست دی۔ بعد ازاں بیڈلے کو ہندوستانی سپاہیوں کی ایک کمپنی سپرد کی گئی۔ بیڈلے کی تالیف کا پہلا ایڈیشن ١٧٧٢ء میں لندن میں شائع ہوا۔(٢٠) اس تالیف کا پورا عنوان ہے:

> " Syntactic comments of the practical and disgusting vernacular of the Hindustani language regularly called mores with jargon English and fields. The spelling as per the Persian orthography wherein and references between words looking like each other in sound and different in implications. With strict interpretations of the intensified words and circumlocutory articulations."

بیڈلے کی صرف و نحو فرہنگ، انگریزی اور اردو رسم الخط میں ہیں۔ ان الفاظ کا خاص طور پر ذکر کیا گیا ہے جو متحد العبوت مگر مختلف المعانی ہیں۔ بیڈلے کی وفات کے بعد مرزا محمد فطرت نے تصحیح و اضافے کے بعد اس کا پانچواں ایڈیشن لکھنؤ اور لندن میں شائع کیا اور اسے یہ عنوان دیا:

> " A concise syntax of the ongoing degenerate vernacular of the language of Hindustan with a jargon English and fields. With references between words. With notes expressive of different traditions and habits of Bengal." (21)

جان بارتھ وک گل کرسٹ

برطانوی متشرق ڈاکٹر گل کرسٹ (١٧٥٩ء۔١٨٢١ء) کا شمار بلاشبہ اردو نثر کے بانیوں میں ہوتا ہے۔ اردو زبان کا کوئی بھی مؤرخ ان کا احسان مند اور شکر گزار ہوئے بنا اردو زبان و ادب کی تاریخ رقم کرنے کا مجاز نہیں۔(٢٢)

☆ ١٧٩٦ء میں اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر گل کرسٹ کی کتاب کرانیکل پریس کلکتہ نے شائع کیا۔ کتاب کے سرورق پر یہ نام درج ہے:

> "A syntax of the Hindustani language or section three of volume one of arrangement of Hindustani reasoning.(22)

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

یہ تالیف درج ذیل خصوصیات کی حامل ہے:

☆ تین سواڑ تیس صفحات پر مشتمل اس کتاب میں سند کے طور پر استعمال کیا جانے والا شعری کلام اور نثری عبارتیں انگریزی (رومن) اردو (فارسی) اور ہندی (ناگری) رسم الخط میں ہیں۔

☆ مسکین کا اکیاسی بند پر مشتمل مرثیہ ہندوستانی زبان کے قواعد میں جا بجا نقل کر دیا گیا ہے۔ پڑھنے والے کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ مرثیے کو الگ کاغذ پر ترتیب اور نقل کر لیں تاکہ اس کے مطالعے سے استفادہ حاصل کیا جاسکے۔

☆ اردو ہندی طباعت کے ابتدائی دور کا سراغ گل کرسٹ کی اس کتاب سے ملتا ہے۔ کتاب کے آخر میں اکتیس صاحب دیوان شعرا پر مشتمل فہرست درج ذیل ہے۔

☆ قواعد و لغت پر مشتمل گل کرسٹ کی کتاب ”The Appendix“ ۱۷۹۸ء میں شائع ہوئی۔

☆ ۱۷۹۸ء میں گل کرسٹ کی اہم تالیف مشرقی زبان دان (Oriental Linguist) کا پہلا ایڈیشن کلکتے میں شائع ہوا۔

☆ اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر گل کرسٹ کی اہم تالیف نو ایجاد یعنی نقشہ افعال مع مصدرات آن و مترادفات ہندوستانی ہے۔ اس تالیف کا انگریزی عنوان یہ ہے:

"The new theory of Persian verbs, with their Hindustani synonyms In Persian and English." (23)

☆ معلم ہندوستانی کے نام سے ایک کتاب پہلی بار ۱۸۰۲ء میں کلکتے میں شائع ہوئی۔ سرورق کے مطابق پورا نام ہے:

".The strangers East India guide to the Hindustani or grand popular language of India"

☆ ۱۸۰۳ء میں کلکتے سے شائع ہونے والی گل کرسٹ کی اہم کتاب اتالیق ہندی ہے۔ سرورق کے مطابق پورا عنوان ہے:

" The Hindi moral preceptor and Persian researcher's briefest street to Hindustani language or the other way around."(24)

☆ کتاب کا پہلا حصہ فارسی صرف و نحو کے ضروری قواعد پر بسیط مقدمے کا حامل ہے۔ پوری کتاب اردو رسم الخط میں ہے۔

☆ ۱۸۱۰ء میں گل کرسٹ کی قواعد کا خلاصہ قواعد زبان اردو، مشہور بہ رسالہ گل کرسٹ کے طور پر شائع ہوا۔ جسے ۱۸۰۲ء میں میر بہادر علی حسینی نے مرتب کیا تھا۔ اس کے دو ایڈیشن بالترتیب ۱۸۳۱ء اور ۱۸۲۶ء میں کلکتے سے طبع ہوئے۔ (۲۴)

ہریشم لے بی ڈف (Herasim Lebedeff)

اردو ہندوستانی صرف و نحو پر روسی متشرق لے بی ڈف کا رسالہ ۱۸۰۱ء لندن میں شائع ہوا۔ اس کا طویل عنوان یہ ہے:

" A Syntax of the unadulterated and blended East India vernaculars in with exchanges of fixed, verbally expressed in every one of the Eastern nations deliberately organized at Calcutta as per the Brdhmenian arrangement of the sahamisait language. Fathoming literally clarifications of the mixtures words and circumlocutory phrases essential for the fulfillment of the figure of speech of that language. And so on determined for the utilization of Europeans with comments on the mistake in previous Punctuation and exchanges of the blended lingos called modish or mooys composed

by various Europeans, along with a nullification of the statements of Sir William Jones." (25)

''لے ڈبی ۱۷۸۵ء میں مدراس پہنچا دو سال کے بعد ۱۷۸۷ء میں کلکتے چلا گیا۔ جہاں سے اس نے ایک پنڈت سے سنسکرت، بنگالی اور اردو زبانیں سیکھیں۔ دہلی میں بھی مقیم رہا۔ قریباً بیس برس بعد انگلستان لوٹا۔''(۲۶)

اسالیب اس زبان میں تیار ہو گئے۔

چارلس سٹیوارٹ

انگریز متشرق چرلس سٹیوارٹ (۱۷۶۴ء۔۱۸۳۷ء) میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی فوج میں بھرتی ہوا اور بنگال آیا اور ۱۸۰۸ء میں فوج کی ملازمت سے میجر کی حیثیت سے سبکدوش ہوا۔ ۱۸۰۰ء سے ۱۸۰۶ء تک فورٹ ولیم کالج کلکتہ میں فارسی کے نائب پروفیسر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں۔ اس کی تالیف کا ایڈیشن کلکتہ سے شائع ہوا۔(۲۷)

تالیف کا عنوان یہ ہے:

"A prologue to the investigation of Hindostany language as spoken in the ornatic arranged for the utilization of the organization of Respectable men trainees of the Madras Foundation at new town." (28)

جان شیکسپیئر

جان شیکسپیئر (۱۷۷۲ء۔۱۸۵۸ء) سٹائن پیرالڈ میں پیدا ہوا، جو لسر کا ایک قصبہ ہے۔ مشرقیہ خصوصاً عربی، فارسی اور ہندوستانی کے حصول کی طرف یہ برطانوی متشرق نو عمری میں ہی متوجہ رہا۔

۱۸۰۵ء میں بحری فوج کالج میں السنہ شرقیہ کی پروفیسری کے لیے اسے نامزد کیا گیا۔ بعدازاں ۱۸۳۲ء تک ایسٹ انڈیا کمپنی کے فوجی کالج میں السنہ واقع ایڈ سکومب میں ہندوستانی کا پروفیسر مقرر ہوا۔ رائل ایشیاٹک سوسائٹی کے قیام پر اس کا لائبریرین مقرر ہوا اور اپنی وفات تک اسی خدمت پر مامور رہا۔ گریرسن نے شیکسپیئر کی درج ذیل تالیفات کا ذکر کیا ہے۔(۲۹)

- ☆ A Grammar of the Hindustani، ۱۸۱۳ء میں لندن سے طبع ہوا۔ اس کا دوسرا اور تیسرا ایڈیشن بالترتیب ۱۸۱۸ء، ۱۸۲۶ء میں منظر عام پر آیا۔
- ☆ ۱۸۱۵ء میں ہندوستانی مبادیات کا ''سلسلہ'' کے عنوان سے شیکسپیئر کی کتاب مدراس سے طبع ہوئی۔
- ☆ شیکسپیئر کی ایک اور اہم تالیف ۱۸۲۵ء میں لندن میں شائع ہوئی۔

".An introduction to the Hindustani language"

تھامس روبک

انگریز متشرق کپتان تھامس روبک (۱۷۸۱ء۔۱۸۱۹ء) نے اپنے انتقال سے ایک سال قبل اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر ایک کتاب شائع کی تھی:

"The Hindustani translator, containing the Basics of Sentence structure, a broad jargon, and a valuable assortment of exchanges and maritime word reference."

یہ تالیف پہلی بار ۱۸۱۸ء میں طبع ہوئی۔ روبک کی یہ تالیف صرف ونحو کے ابتدائی اصول، وسیع فرہنگ، مکالمات اور بحری ڈکشنری پر مشتمل تھی۔

ولیمییٹس (William Yeats)

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

برطانوی مستشرق ولیم ییٹس (۱۷۹۲ء۔۱۸۲۵ء) کی ایک اہم تالیف بیسیٹیٹ مشن کلکتہ نے ۱۸۲۷ء میں درج ذیل نام سے شائع کی:

" Prologue to Hindustani language In three sections, Punctuation with jargon and perusing."(30)

ایس ڈبلیو بریٹون

اردو ہندوستانی گرامر پر برطانوی مستشرق بریٹون کا رسالہ ۱۸۳۰ء میں لندن میں شائع ہوا۔(۳۱)

اس رسالے کا عنوان یہ ہے:

" A Grammar of Hindustanis language followed by a progression of Sentence structure exercises for the utilization of the Scottish maritime and military foundation".

سینڈ فورڈ ارناٹ

اردو ہندوستانی زبان کے قواعد کی ترتیب و تالیف کے سلسلے میں گارسیس دتاسی کے ہم عصر برطانوی مستشرق سینڈ فورڈ ارناٹ کا کام قابل ستائش ہے۔ گریرسن کے مطابق گرامر پر ان کی درج ذیل تالیفات شائع ہوئی ہیں:

☆ ۱۸۳۱ء میں جدید خود آموز قواعد ہندوستانی لندن سے طبع ہوئی۔ سرورق پر کتاب کا عنوان یوں درج ہے:

" Another self-Teaching of the Hindustani tongue the most helpful and general language of English India in the oriental and roman person. "(32)

گارسیس دتاسی

فرانسیسی مستشرق گارسیس دتاسی (۱۷۹۴ء۔۱۸۷۸ء) میں فرانس کے شہر مارسیلز میں پیدا ہوا۔ یہ شہر اس وقت آزاد بندر گاہ تھا۔ ابتدائی تعلیم دتاسی نے اسی شہر میں حاصل کی۔ دتاسی کا پورا نام "Joseph Helidore Sagesse vatu Garnses De Tassy." دتاسی نے بیس سال کی عمر میں مصر کے دو بڑے فاضل معلمین، جبریل طویل اور روافائیل دموناخس سے عربی زبان میں تعلیم حاصل کی۔ (۳۳) تینتیس سال کی عمر میں دتاسی پیرس پہنچا، جہاں موسیو سلوستر د دی ساسی السنہ شرقیہ کے پروفیسر کی حیثیت سے مشہور ہو چکا تھا۔ انگلستان میں دتاسی نے اردو کی تعلیم مشہور مستشرق جان شیکسپیئر سے حاصل کی۔ عربی، فارسی اور ترکی سے واقفیت کے باعث دتاسی نے اردو آسانی سے سیکھ لی۔(۳۴) اردو زبان کی صرف و نحو کے حوالے سے اس کی کتب کی فہرست کچھ یوں بنتی ہے:

☆ ۱۰۰ صفحات پر مبنی گارسیس کی کتاب "ہندوستانی کے مبادیات" (۱۸۲۹ء) میں پیرس سے شائع ہوئی۔ سرورق کے مطابق کتاب کا پورا نام ہے:

" Basics de la language Hindustani, a use des elves de la evolve royale et exceptional des language Orientals Viv antes."(35)

کتاب میں اردو کے ساتھ دیوناگری کے حروف تہجی بھی دیے گئے ہیں۔ مصادر کی گردانیں اور قلمی نسخوں کی قرأت کے حوالے سے مشقیں بھی شامل ہیں۔ کتاب کے آخر میں ضمیمہ ہے جو ایک مقدمے، منتخب عبارتوں اور گرامر سے متعلق مزید اضافوں اور تصحیحات پر مشتمل ہے۔

☆ اڑسٹھ صفحات پر مشتمل ایک تالیف، ضمیمہ ہندوستانی روایات، مبادیات ۱۸۳۳ء میں پیرس سے طبع ہوئی۔(۳۶) کتاب کے سرورق پر یہ عنوان درج ہے:

Vol. 6 No.4 2023

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

" Supplement continent outer quelques increases a la grammar des letters Hindustanis Orientals accompagens dure traduction et de copy."(37)

☆ یہ تالیف گرامر سے متعلق چند اضافوں، اکیس خطوط اور ان کے فرانسیسی تراجم کی حامل ہے۔ یہ خطوط متفرق موضوعات پر مباحث سے متعلق ہیں۔(۳۸) کتاب کا پورا نام یہ ہے:

"Prosodie des language situate Musalman, specialment Arabe de individual du genuine and so forth, de Hindustani."(39)

ہندوستانی زبان کے متبدیوں کے لیے گارسیس کی ایک درسی کتاب پیرس سے طبع ہوئی۔(۴۰) کتاب کا عنوان یہ ہے:

" Manual Auditenur cours Hindoustani topics graudes pour exercer a la discussion et au style spistolaire accompagnes vocabulaire francis Hindoustani."(41)

☆ دو تکابوں صرف اردو اور قواعد زبان پر گارسیس کا طویل تجزیاتی مضمون ززورنال ازیاتک میں ۱۸۳۸ء میں شائع ہوا۔ مضمون کا عنوان یہ ہے:

" Investigate des Grammaries Hindostani originales Intitules sarf. I. Urdu et Qawaid-I Zubani-I-Urdu."(42)

۱۰۰ صفحات پر مشتمل تالیف ""Rudiments de la language Hindoustani" ۱۸۲۷ء میں پیرس سے طبع ہوئی۔(۴۳)

☆ گارسیس کے خطبات متعلق زبان اردو سنہ۔

☆ ۱۸۸۰ء تا سنہ ۱۸۷۷ء میں طبع ہوئے۔(۴۴)

جیمزرابرٹ بلبن ٹائن

برطانوی متشرق جیمزرابرٹ بلبن ٹائن (۱۸۱۳ء۔ ۱۸۶۲ء) نے تیسری سے ساتویں جماعت تک تعلیم ایڈینزا کیڈمی سے حاصل کی۔ ۱۸۴۵ء میں ایل۔ ایل۔ ڈی کی سندلی۔ نوجوانی میں ایڈنبر کی ملٹری اینڈ نیول اکیڈمی میں ہندوستانی زبان کا پروفیسر مقرر ہوا۔ ۱۸۲۶ء۔ ۱۸۶۱ء تک گورنمنٹ کالج بنارس میں پرنسپل رہا۔ بعد ازاں ایسٹ انڈیا یاؤس کے کتب خانے کا ناظم ہو گیا۔(۴۵)

اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر بلبن ٹائن کی درج ذیل تین تالیفات کا ذکر ملتا ہے:

☆ ''ہندوستانی گرامر اور مشقیں'' کے نام سے بلبن ٹائن کی تالیف ایڈنبرا سے ۱۸۳۸ء میں چھپی۔ سرورق کے مطابق پورا عنوان یوں درج ہے:

". A Punctuation of the Hindustans language, with Syntactic Activities"

دوسری بار یہ ۱۹۳۹ء میں طبع ہوئی۔

☆ ایک اور کتاب ''Elements of Hindi and Braj Bakkah Grammar'' کے عنوان سے لندن میں شائع ہوئی۔

☆ اردو ہندی افعال کی بنا پر بلبن ٹائن کی کتاب ۱۸۲۶ء میں مدراس میں طبع ہوئی۔(۴۶) کتاب کا عنوان یہ ہے:

" A Punctuation of the Hindustani language, with notification of the bawl and Dakkani Vernaculars."(47)

ای۔ ایچ۔ راجرس

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۱۸۴۱ء میں چیتھم برطانیہ کے اردو کے پروفیسر ای۔ایچ راجرس کی کتاب "ہندوستانی کیسے بولیں" شائع ہوئی۔ سرورق کے مطابق کتاب کا عنوان ہے:

" The most effective method to speak Hindustani being a simple Manual for discussion In that language for the utilization of the soldiers and others continuing to India".

آنون

گریرسن نے "لینگوئسٹک سروے آف انڈیا" میں اردو ہندوستانی کا زبان کے قواعد پر آنون کی درج ذیل تالیفات کا ذکر کیا ہے۔(۴۸)

۱۔ روم سے آنون کی گرامر ۱۷۷۴ء میں شائع ہوئی۔ کتاب کا عنوان ہے:

" Linguistic Indostand and mais valugr functional to imperio do gram mol offerecida aos militors reverendos padres evangelists in all actuality do same Imperio."

۲۔ ۱۸۲۶ء میں کلکتے سے اردو ہندوستانی محاورات پر آنون کی کتاب شائع ہوئی۔ کتاب کا عنوان یہ ہے:

"Hindoostanee and English understudies collaborator or Idiomatical activities."

۳۔ اردو ہندی کے باقاعدہ افعال پر آنون کی تالیف مدراس میں ۱۸۴۲ء میں منظرِ عام پر آئی۔ تالیف کا نام یہ ہے:

" English and Hindustani Activities of the Unpredictable action words."

۴۔ مدراس ہی میں اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر آنون کی تالیف ۱۸۲۶ء میں طبع ہوئی۔ تالیف کا عنوان یہ ہے:

" Prologue to the Hindoostanee Syntax adjusted to the utilization of understudies in the administration of Madras."

۵۔Hindustani spelling In the Roman character.

کے عنوان سے آنون نے ایک کتاب تالیف کی، جو لندن اور کلکتہ سے ۱۸۵۰ء میں شائع ہوئی۔ تالیف کا عنوان یہ ہے:

" Somewhat English Hindustani hank book: or outsiders self-Mediator and manual for informal and General intercourse with the locals of India".

۶۔ ۱۷۷۲ء میں اردو ہندوستانی محاورات اور مکالموں پر مبنی آنون کی کتاب لاہور سے شائع ہوئی۔ کتاب کا پورا نام یہ ہے:

" Colloquial sentences and discoursed In English and Hindustani".

۷۔ اردو ہندوستانی گرامر پر آنون کی ایک کتاب ۱۷۷۲ء میں بہ مقام "رڑکی" (رڑکی) شائع ہوئی۔ کتاب کا نام یہ ہے:

"Components of Hindustani Syntax arranged for the Thomson structural designing school Rourke'

۸. Memorandum on a point of Dakhni Grammar. کے عنوان سے شائع ہوئی۔

۹. Phloylot Grammars and Dialogues. کے نام سے تالیف دہلی سے ۱۸۸۵ء میں منظرِ عام پر آئی۔

۱۰۔ آنون کی ایک اور تالیف Handbook of Hindustani conversation کلکتہ اور سیرام پور سے ۱۸۸۶ء میں شائع ہوئی۔

۱۱. Hindustani Manual for beginners.

اردو ہندوستانی گرامر کے حوالے سے آنون کی ایک اور اہم تالیف جو ممبئی میں ۱۸۸۶ء میں اشاعت پذیر ہوئی۔

۱۲. How to speak English, English and Urdu

کے نام سے آنون کی ایک اور اہم کتاب لکھنؤ سے ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی۔

۱۳۔ ۱۸۸۸ء میں لکھنؤ ہی سے آنون کی ایک اور اہم تالیف شائع ہوئی جس کا عنوان یہ ہے:

".Useful sentences English and Urdu"

ڈنکن فاربس

سکاٹ لینڈ سے تعلق رکھنے والے متشرق ڈنکن فاربس (۱۷۹۸ء۔۱۸۶۸ء) کی اردو ہندوستانی زبان کے قواعد کے سلسلے میں درج ذیل تالیفات کا پتہ ملتا ہے:

۱۔ دو حصوں پر مشتمل فاربس کی اہم تالیف The Hindustani Manual ہے۔ مینوئل کے دیباچے میں درج ذیل معلومات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ۱۸۲۵ء میں اس کی پہلی اشاعت لندن سے عمل میں آئی۔ مینوئل کے پہلے حصے کا عنوان یہ ہے:

".A Grammar compendious of the language"

پہلے سیکشن میں گرامر کے پہلے اصول درج ہیں۔ حروفِ تہجی اور ان کی صوتی ماہیت کی ترتیب مثالوں سے واضح ہے۔ دوسرے سیکشن میں مشقیں دی گئی ہیں۔ مینوئل کا دوسرا حصہ ایک مختصر ڈکشنری ہے، جس کا عنوان یہ ہے:

".A Vocabulary of useful words, English and Hindustani"

اس میں انگریزی سے ہندوستانی اور ہندوستانی سے انگریزی میں ترجمے کیے گئے۔ محاوروں، ضرب الامثال اور جملوں کی ایک طویل لسٹ بھی اس حصے میں شامل ہے۔ ہندوستانی لسانیات کے ابتدائی حوالے سے کچھ سرسری مباحث بھی اس مینوئل کا حصہ ہیں۔ ہندوستانی زبان سیکھنے کے خواہش مند یورپین افراد یہ اصول پیش نظر رکھیں کہ ہندوستانی صوتی حروف لاطینی یا جرمن زبان کی طرح بولے جاتے ہیں اور اس کے Consonants انگریزی زبان کے مانند ہیں۔ مینوئل کی مشقوں کے توسط سے اس دور میں اردو زبان پر مقامی بول چال کے اثرات اور زبان کے ارتقا کی نشان دہی ملتی ہے۔ اس شہر سے ایک اور ایڈیشن ۱۸۵۹ء میں طبع ہوئی۔ دوسری بار یہ لندن ہی کے لیے مزید بتانے کی غرض سے جان ٹی بلیٹس نے اسے ترمیم اور حوالوں کے ساتھ دوبارہ ترتیب دیا۔ جسے ایلن اینڈ کو (Allen & Co) نے ۱۸۷۲ء میں لندن سے شائع ہوا۔

۲۔ لندن سے ۱۸۲۶ء میں باربس نے اردو/ہندوستانی گرامر پر ایک کتاب شائع کی۔ سرورق کے مطابق کتاب کا پورا عنوان یہ ہے:

> "A Sentence structure of the Hindustani language in the roman and oriental characters, with various copper plate representations of the Persian and Devanagari frameworks of alphabetic composition to which Is adds a bountiful determination of simple concentrates for perusing In the persi-Arabic and Devanagari characters shaping a total prologue to the Bagho-Bahar, along with a jargon for every one of the words and different logical notes."(49)

مس رضیہ نور محمد نے اپنے تحقیقی مقالے میں باربس کی اس کتاب کے دیباچے سے ایک ٹکڑا رقم کیا ہے، جس سے مقصد تالیف کی وضاحت ہوتی ہے:

"پچھلے چند برسوں میں یہ لازم ہو گیا کہ ہر تھ جورن افسر جو ایسٹ انڈیا کمپنی کی ملازمت میں جو ہندوستان جاتے، اسے ہندوستانی زبان ضرور آتی ہو۔ لازم ہے کہ وہ اس زبان کا امتحان پاس کر سکے جو ملازمت کے لیے ضروری ہو۔"(۵۰)

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

مندرجات کے لحاظ سے کتاب متعدد حصوں میں منقسم ہے۔پہلے حصے میں عربی، فارسی حروف اور ہندوستانی زبان کی بنیادی آوازیں ہیں۔دوسرا تیسرا اور چوتھا حصہ علم نحو کی مباحث پر مشتمل ہے۔پانچواں حصہ علم صرف انگریزی اور اردو ترجے کی مشق سے متعلق ہے۔چھٹے حصے میں دیوناگری اور اردو رسم الخط پر موازنہ درج ہے۔اسی حصے میں اسلامی اور ہندوی کلینڈر بھی شامل ہے۔

اس کتاب میں ہندوستان کی طرف سفر کرنے والے افراد کے لیے مختلف موضوعات شامل ہیں۔اس کی درج ذیل خصوصیات ہیں:

☆ اردو اور رومن رسم الخط میں لکھی گئی ہے۔اردو رسم الخط میں تیئیں حروف ہیں۔''حمزہ'' اور ''یائے'' مجہول کو استعمال نہیں کیا گیا۔

☆ دیوناگری رسم الخط کی ابجد اور ہندسے درج کیے گئے ہیں۔ناگری میں گیارہ (Vowels) درج ہیں اور اسی طرح اکتیس (Consonants) دیے گئے ہیں۔

☆ اردو حروف نائب میں دیے گئے ہیں۔نستعلیق خوش خطی کے نمونے شامل ہیں۔تاکہ نسخ اور نستعلیق میں واضح فرق کیا جا سکے۔

☆ حروفِ تہجی میں ہر حرف کے تلفظ اور استعمال کی دس کالموں میں تفصیل درج ہے۔صیغہ حال اور ماضی کی مثالیں بہت وضاحت سے درج ہیں۔تذکرہ و تالیف کا بھی خاص خیال رکھا گیا ہے۔

☆ ''باغ و بہار'' اور طوطا کہانی کا تفصیلی تعارف، اقتباسات اور ان میں موجود الفاظ کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔

☆ ہندی کو ہندوؤں کی زبان اور ''کھڑی بولی'' کہا گیا ہے۔

☆ اردو کو مسلمانوں کی زبان کہا گیا ہے اور اس کے مختلف ابتدائی ناموں کا ذکر بھی درج ہے۔

☆ کتاب کا مختصر حصہ انگریزی لغت میں موجود ہے۔

ایڈروڈبیک ہاؤس ایسٹ وک

برطانوی متشرق ایڈورڈ بیک ہاوسایسٹ وک (۱۸۱۴ء۔۱۸۸۳ء) سیاسی شخصیت کا حامل تھا۔اس کا خاندان ایک عرصے تک ایسٹ انڈیا کمپنی کی خدمت پر مامور رہا۔ایسٹ وک (۲۲) برس کی عمر میں بمبئی (ممبئی) کی پیدل سوار فوج میں کیڈٹ بھرتی رہا، مگر السنہ شرقیہ میں قابلیت کی بنا پر اسے کاٹھیاوار میں سیاسی عہدہ سونپ دیا گیا۔۱۸۷۵ء میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔اے کی اعزازی ڈگری حاصل کی۔۱۸۴۷ء میں اردو ہندوستانی گرامر ایسٹ وک کی تالیف لندن سے اشاعت پذیر ہوئی۔کتاب کا پورا نام یہ ہے:

> "A Concise Syntax of the Hindustani language to which are added determinations for perusing."(51)

جارج سمال

۱۔ اردو ہندوستانی گرامر پر جارج سمال کی تالیفات درج ذیل ہیں:

".A Punctuation of the Urdu and Hindustani language"

کے عنوان سے جارج سمال کی تالیف پہلی بار لندن سے ۱۸۴۷ء میں منظرِ عام پر آئی۔اس میں کچھ انتخاب اردو ادب سے بھی شامل کیے گئے ہیں۔دوسری بار یہ ۱۸۸۸ء میں طبع ہوئی۔(۵۲) ایک نسخہ ۱۸۹۵ء میں کلکتے سے بھی طبع ہوا۔

۲۔ سی آر فرانسس اور مسٹر فریزر کے تعاون سے سمال نے اردو ہندوستانی گرامر کے سلسلے میں ایک اور کتاب تالیف کی، جو کلکتے سے ۱۸۹۵ء میں منظر عام پر آئی۔تالیف کا عنوان یہ ہے:

> "Somewhat English Urdu handbook or Hindustani aide for the utilization of clinical specialists In northern India."(53)

الیگزینڈر فارکنز

۱۸۵۳ء میں الیگزینڈر فارکنز کی تالیف بمبئی (ممبئی) سے طبع ہوئی۔(۵۴) سرورق کے مطابق کتاب کا عنوان یہ ہے:

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

"The Orientalists Linguistic vade mecum, being a simple prologue to the standard and standards of the Hindustani Persian and Gujrati language."(55)

سی پی براون

ڈاکٹر ابو سلیمان شاہ جہاں اپنی تالیف "کتابیات قواعد اردو" میں انگریز متشرق، سی پی براؤن کی دو تالیفات کا ذکر کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں۔۱۸۵۵ء میں مدراس سے براؤن کی کتاب شائع ہوئی، کتاب کا نام ہے:

"English and Hindustani phraseology or Practices In maxims".

چیلیٹنہم(Cheltenham)سے ہندوستانی قواعد کی مبادیات کے عنوان سے براؤن کی اہم تالیف ۱۸۸۸ء میں شائع ہوئی۔(۵۶)

مونیر ولیمز

ہیلی بری کالج کا پرنسپل مونیر ولیمز (۱۸۱۹ء۔۱۸۹۹ء) بمبئی (ممبئی) چلا گیا۔۱۸۳۷ء میں آکسفورڈ سے میٹرک پاس کیا۔۱۸۳۹ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی میں نو پسندہ (Writer) بھرتی ہوا۔۱۸۴۰ء پہلے بری کالج میں داخلہ لیا۔پروفیسر بار سیس ہیمین سے سنسکرت کی تعلیم حاصل کی۔۱۸۴۴ء تا ۱۸۵۷ء میں کالج کا پرنسپل رہا۔۱۸۶۰ء میں "Boden Professor" کی حیثیت سے آکسفورڈ یونی ورسٹی میں خدمات سرانجام دیں۔۱۸۸۳ء میں آکسفورڈ میں انڈین انسٹی ٹیوٹ کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔(۵۷) گریرسن کے مطابق اردو ہندوستانی گرامر پر مونیر کی تالیفات درج ذیل ہیں:

۱۔"Rudiments of Hindustani Grammar" کے عنوان سے ایک تالیف ۱۸۵۸ء میں چیلٹنم میں منظر عام پر آئی۔

۲۔رومن رسم الخط میں لکھی گئی مونیر کی ایک اور کتاب ۱۸۶۰ء میں لندن سے طبع ہوئی، کتاب کا عنوان یہ ہے:

"Hindustani Groundwork containing a first Language structure fit to novices and a jargon of familiar words on different subject: Along with helpful and brief tales. A simple Prologue to the investigation of Hindustani".

لندن سے ۱۸۵۸ء میں منظرِ عام پر آئی۔

۳۔اردو ہندوستانی گرامر پر مونیر اور کاٹن مارتھر کی ایک مشترکہ تالیف لندن سے ۱۸۶۲ء میں شائع ہوئی۔سرورق پر یہ نام درج ہے:

A functional Hindustani Sentence structure likewise Hindustani determinations by Cotton "
".Marther

ڈبلیوایتھرنگٹن

۱۔اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر برطانوی متشرق ڈبلیوایتھرنگٹن کی تالیفات درج ذیل ہیں:

"The students Grammar for the Hindi language".

کے عنوان سے ایتھرنگٹن کی کتاب ۱۸۷۰ء میں بنارس اور لندن میں شائع ہوئی۔۱۸۷۳ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن بنارس اور لندن میں طبع ہوا۔

۲۔بنارس ہی سے گرامر پر ایتھرنگٹن کی ایک اور کتاب شائع ہوئی:

"Bhasha- Bhakar, a Grammar of the Hindi language."(58)

جان ڈاؤسن

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۱۸۷۲ء میں ”A Grammar of the Hindustani language “ کے عنوان سے ایک کتاب لندن میں شائع ہوئی۔ مؤلف برطانوی متشرق جان ڈاؤسن (۱۸۲۰ء۔۱۸۸۱ء) اکسبرج میں پیدا ہوا۔ اپنے چچا ایڈون نارس سے السنہ شرقیہ کی تعلیم حاصل کی۔ چچا کورائل ایشاٹک سوسائٹی کے سلسلے میں بھی مدد دی۔ اسی سبب ڈاؤسن ہیلی برسن کالج میں ٹیوٹر مقرر ہوا۔ ۱۸۵۵ء میں ۱۸۷۷ء تک ڈاؤسن یونی ورسٹی لندن میں ہندوستانی کا پروفیسر مقرر ہوا۔ دو سو اسی صفحات پر مشتمل ڈاؤسن کی گرامر کا ذکر گارسیں دتاسی نے اپنے مقالات میں کیا ہے۔ دتاسی کا بیان ہے: اردو زبان کی صرف و نحو پر نئی کتاب کی ضرورت تو نہ تھی لیکن ملٹر جان پچھلی سب کتابوں کی نسبت زیادہ مکمل ہے۔ اس میں کثرت سے مثالیں ”باغ و بہار“ سے دی گئی ہیں۔ خط شکستہ اور رقم لکھنے کے ہندسوں کے متعلق نئی معلومات درج ہیں۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ مسٹر ڈاؤسن نے بھی شیکسپیئر کی طرح اردو کے فارسی حروف تہجی مکمل درج نہیں کیے بلکہ ان کی علیحدہ علیحدہ اصل شکلیں بھی لکھی ہیں۔

سموئیل ہنری کیلات

اردو و ہندوستانی زبان کے قواعد پر امریکی متشرق ایس ایچ کیلاگ (۱۸۳۹ء۔۱۸۹۹ء) کی تالیف ۱۸۷۶ء میں لندن اور آلہ آباد سے شائع ہوئی۔ کتاب کا نام ہے:

> "A Punctuation of the Hindi language wherein are dealt with the high Hindi, Braj and Eastern Hindi of the ramayan Tulsi Das likewise the casual lingos of rajputana kamaon, Avadh, Riwa Bhajpur, Magdha Maithla and so on, with overflowing phi logical notes."(59)

جان تھامپسن پلیٹس

اردو و ہندوستانی زبان کے قواعد پر برطانوی متشرق جان تھامپسن پلیٹس (۱۸۲۰ء۔۱۹۰۲ء) کی تالیف ۱۸۷۳ء میں لندن سے منظر عام پر آئی۔ کتاب کا عنوان یہ ہے:

"A Grammar of the Hindustani of Urdu language."(60)

اردو و ہندوستانی زبان کی گرامر پر یہ ایک عمدہ تالیف ہے۔ پلیٹس نے ان سب گرامروں سے استفادہ حاصل کیا جو کہ اس کے ہم عصروں نے یا اس سے قبل لوگوں نے لکھی تھیں اور بہت سے اردو کے عالم فاضل لوگوں کی کتابوں سے بھی مدد لی۔ (۶۱)

پلیٹس کی یہ تالیف درج ذیل خصوصیات کی حامل ہے:

☆ کتاب میں پیش تر جملے اور پیرا گراف اردو ٹائپ میں ہیں۔ دیوناگری رسم الخط میں ایک تعارفی پیرا گرام بھی شامل کیا گیا ہے۔

☆ پلیٹس نے اردو کے حروفِ تہجی پینتیس (۳۵) بیان کیے ہیں۔ اس کے نزدیک اگرچہ اردو میں فارسی اور عربی زبانوں کے الفاظ کا ذخیرہ موجود ہے مگر اس کے باوجود اردو زبان کا ماخذ ہندی ہے۔ البتہ اسے فارسی رسم الخط میں لکھا جاتا ہے۔

☆ حصہ نحو میں مثالیں دینے کے لیے اردو جملے اور اقتباسات درج ذیل کتب سے اخذ کیے گئے ہیں۔ پلیٹس نے ”حمزہ (ء) اور (ے)“ کے حروف کو شامل نہیں کیا اور انہیں ”ی“ کے ساتھ درج کر دیا ہے۔ ”ڑ، ت اور ڈ پر ط“ کے شوشے کے بہ جائے چار نقطے :: دیے گئے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کتاب کے آخر میں اسلامی اور ہندی کیلنڈر بھی دیے گئے ہیں۔ پلیٹس نے بہت سے معاصر علماء اور ان کی گرامر سے متعلق تالیفات سے استفادہ کیا ہے۔ جس کا ذکر کتاب کے دیباچے میں ملتا ہے۔ اسی ایڈیشن کے نسخے پنجاب پبلک لائبریری اور پنجاب یونی ورسٹی لائبریری میں موجود ہیں۔ (۶۲)

ریورنڈ ایڈ وڈ سیل

گریرسن کے مطابق اردو/ہندوستانی زبان کے قواعد پر انگریز متشرق پادری، ریورنڈ ایڈورد صیل (۱۸۳۹ء۔۱۹۳۲ء) کی درج ذیل کتابیں شائع ہوئیں:

ا۔ ”خلاصہ القوانین“ ابتدائی قواعد کے عنوان سے سیل کی تاب ۱۸۷۴ء میں مدراس سے طبع ہوئی۔ (۶۳) سرورق کے مطابق کتاب کا نام یہ ہے۔

"Khulastul Qawanin An elementary Grammar".

۲۔"جامع القوانین" متشرق قواعد نویسوں کے عام طریقے کے برعکس اردو زبان میں لکھی ہے اور اردو کتب قواعد کے طریقے پر اس مباحث کو ترتیب دیا گیا ہے مگر اس میں کچھ اس کا اپنا انداز بھی ہے جملہ فیصلہ کی ذیل میں فاعل و مفعول کی پہچان اور نائب فعل کا بھی بیان ہے۔ پھر مفعول اور متعلقات مفعول اور توابع کا بیان ہے۔اس کے بعد اس میں ترکیب اور صفت کے اعتبار سے جملوں کی قسمیں بیان کی ہیں۔آخر میں ان اسموں کا بیان جو دوسرے اسم سے مل کر ہی جملے کا جزو ہو سکتے ہیں۔(۶۴)

چارلس لائل

اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر برطانوی متشرق چارلس لائل (۱۸۲۵ء۔۱۹۲۰ء) نے درج ذیل دو کتب تالیف کیں۔ Sketch of the Hindustani language کے نام سے چارلس لائل کی کتاب ۱۸۸۰ء میں ایڈنبرا سے طبع ہوئی۔

☆ چارلس لائل کی دوسری کتاب انگریزی اور ہندوستانی بول چال ۱۸۹۷ء میں لاہور سے طبع ہوئی۔(۶۵)

جارج رینکنگ

برطانوی متشرق پروفیسر جارج رینکنگ سنہ پیدائش ۱۸۵۲ء کی اردو ہندوستانی گرامر پر تالیفات کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔۱۸۸۹ء میں رینکنگ کی اہم تالیف، تعلیم زبان، اردو، کے نام سے بیپٹسنٹ مشن پریس کلکتہ نے شائع کی۔

۲۔A guide to Hindustani کے نام سے رینکنگ کی ایک اور کتاب ۱۸۸۹ء میں کلکتے سے شائع ہوئی۔

۳۔۱۸۹۸ء میں "آسان اردو پاکٹ بک" کے نام سے رینکنگ کی ایک اور کتاب کلکتے سے شائع ہوئی۔

۴۔۱۸۹۶ء میں کلکتے سے شائع شدہ رینکنگ کی تالیف کا عنوان یہ ہے:

"Introducing practice in Urdu exposition synthesis, A collection of 50 activity with Idiomatic phrases and Linguistic notes joined by a full jargon and interpretations of each pages".

۵۔ رینکنگ کی دوسری اہم تالیف لندن سے ۱۸۹۹ء میں طبع ہوئی۔اس تالیف کے سرورق پر یہ نام درج ہے:

" Urdu English primer for the use of the colonial artillery".

۶۔ ہندوستانی امتحان کے لیے پرچوں کے نمونے کے نام سے بھی رینکنگ کی ایک اور کتاب ۱۸۹۹ء میں کلکتہ سے چھپی۔

جی ٹی پلنکٹ

برطانوی متشرق، کرنل جی ٹی ریلکنٹ کی کتاب ۱۸۹۳ء میں منظر عام پر آئی۔ برطانوی متشرق، کرنل جی ٹی ریلنکٹ کی کتاب ۱۸۹۳ء میں منظر عام پر آئی۔ یہ کتاب تین زبانوں یعنی فارسی، ہندوستانی اور پشتو کی گرامر کا خلاصہ ہے۔کتاب کا نام یہ ہے:

" The conversation manual In English Hindustani, Persian and Pushto".

اس مینوئل کی تالیف کا مقصد ہندوستان کی طرف آنے والے افراد خصوصاً متشرقین کو زندگی کے ہر شعبے سے متعلق معلومات فراہم کرنا ہے۔کتاب کا پہلا حصہ مذکورہ بالا تینوں زبانوں کے حروفِ تہجی سے تعارف پر مشتمل ہے۔ابتداء میں تذکرہ وتانیث واحد اور جمع درج کرنے کے بعد ان کی وضاحت رومن رسم الخط میں کی گئی ہے۔ صفحہ (۱۸) تک فارسی گرامر اور اکیس (۲۱) سے بتیس (۳۲) تک بنیادی اصولوں کو سمیٹا گیا ہے۔کتاب کے دوسرے حصے میں جملوں کے بارے میں مشقیں دی گئی ہین۔ ہر جملے کا ترجمہ انگریزی، ہندوستانی، فارسی اور پشتو یعنی چار زبانوں میں بہ یک وقت درج کیا گیا ہے۔(۶۶)

ایف آر ایچ مین

۱۔ اردو ہندوستانی گرامر پر برطانوی متشرق میجر ایف آر چیپ مین کی کتابیں درج ذیل ہیں:

"How to learn Hindustani a guide to the lower and higher standard examination."(67)

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۲۔ اسی سلسلے میں چیپ میں کی دوسری تالیف ۱۹۱۰ء ہی میں شائع ہوئی۔تالیف کا نام ہے:

"Urdu peruse for military understudies. Containing Urdu letters in order: notes on perusing and composing Urdu. Straightforward syntactic activity (Urdu and Romanized Urdu) simple determinations from different creators. Military: choices and Hindustani and Verifiable determination. Along with a total jargon of the multitude of words happening In the text."(68)

لوئی جی ایف پی جوزا

اردو ہندوستانی گرامر پر انگریز متشرق لوئی جی جوزا کی کتاب لندن سے ۱۹۰۷ء شائع ہوئی۔

"Presenting manual of the Hindi language with separates from the prem sagar, along with specialized vocabularies."(69)

ڈی کریون فلاٹ

برطانوی متشرق اردو ممتحن بورڈ کلکتہ کے سیکرٹری کرنل ڈگلس کریون فلاٹ (۱۸۶۰ء۔۱۹۳۰ء) کی اردو ہندوستانی زبان کے قواعد پر تالیفات کی تفصیل اسی طرح ہے:

۱۔Hindustani Stepping stone آلہ آباد سے ۱۹۰۱ء میں

۲۔فلاٹ کی ایک اور کتاب ۱۹۰۹ء میں طبع ہوئی،کتاب کا عنوان یہ ہے:

"Hindustani hindrances being troublesome In the linguistic structure and Figure of speech of Hindustani made sense of and exemplified".

۳۔ Idioms،Khazaina-e- Muhawarat or Urdu کے عنوان سے فلاٹ کی ایک اور تالیف کلکتہ سے پہلی بار ۱۹۱۰ء میں شائع ہوئی۔اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۱۳ء میں شائع ہوا۔

۴۔فلاٹ کی ایک اور کتاب ۱۹۱۲ء میں شائع ہوئی۔

این بیرسن

اردو/ہندوستانی زبان کے قواعد کے حوالے سے برطانوی متشرق این بیرسن کی کتاب ۱۹۱۱ء لندن سے تیسری بار چھپی۔اس کا پہلا سالِ اشاعت معلوم نہ ہو سکا۔کتاب کا عنوان یہ ہے:

"Manual of Laskari-Hindustani with technical terms and phrases."(70)

ڈبلیو سینٹ کلیر ٹسڈل

برطانوی متشرق،کلیر ٹسڈل کی تالیف ۱۹۱۱ء میں لندن سے شائع ہوئی۔۱۹۶۳ء میں اس کتاب کا ایڈیشن نیو یارک پوسٹن،بائیڈل برگ اور لندن سے چھپے۔(۷۱)

او سپیس

Hindustani Brief کے نام سے جرمن متشرق او سپیس کی تالیف ۱۹۲۴ء میں لائی پزگ کے نام سے منظر عام پر آئی۔(۷۲)

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

☆ اردو/ہندوستانی زبان پر برطانوی متشرق گراہم بیلی کی مرتبہ قواعد بہ عنوان کا ذکر ڈاکٹر ابو سلیمان شاہ جہان پوری نے اپنی تالیف میں کیا ہے۔ کتاب کا سالِ اشاعت معلوم نہ ہو سکا۔

ہو گو

۱۹۲۶ء میں لندن سے ایک کتاب ''آسان ہندوستانی'' اشاعت پذیر ہوئی۔

ایچ سی پال

اردو/ہندوستانی زبان کے قواعد پر برطانوی متشرق کیان ایچ سی پال کی تالیف اردو عام اور فوجی کے نام سے ۱۹۲۶ء میں لندن سے شائع ہوئی۔

☆ اردو کے ابتدائی متشرق قواعد نگاروں کے نزدیک قواعد شناسی اور قواعد آموزی کا اصل مقصد ادب کا حصول نہ تھا بل کہ بول چال کی زبان میں مہارت حاصل کرنا تھا، تاکہ اپنی تبلیغی اور سیاسی سر گرمیوں کو زیادہ سے زیادہ کار آمد اور مؤثر بنا سکیں۔

☆ ابتداءاردو کے متشرق قواعد نویسوں نے اپنی تالیف لاطینی میں لکھیں اور ان کی ترتیب لاطینی قواعد کی پیروی کی۔ لاطینی زبان اور اس کے قواعد کو اختیار کرنے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ اس وقت ملک یورپ میں لاطینی کی علمی حیثیت اور اہمیت قائم رکھتا تھا۔

☆ بعد ازاں بیش تر متشرق مؤلفین اردو قواعد کے پیش نظر انگریزی زبان کی قواعد کا ڈھانچہ رہا جو یہ جائے خود اٹھارہویں صدی عیسویں تک لاطینی زبان کے قواعدی اصولوں پر قائم رہا۔ اردو لاطینی کی جداگانہ قواعدی ساخت کے باوجود شلزے نے اپنے مباحث کی تقسیم اور ان کی ترتیب بڑی حد تک اس طرز پر کی جو بعد کے اردو کے ماہرین صرف و نحو کے ہاں نظر آتی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ بنجمن شلزے، ہندوستانی گرامر، لاہور: مجلس ترقی اردو ادب، ۱۹۷۷ء، ص:۲۳

۲۔ بنجمن شلزے، ہندوستانی گرامر، یورپ میں تحقیقی مطالعے، ص:۳۶

۳۔ غلام عباس گوندل، ڈاکٹر، کیلیٹلر کی قواعد، کچھ نئی دریافتیں، مشمولہ: معیار، اسلام آباد: جولائی۔ دسمبر، ۲۰۰۲ء، ص:۱۶۱

۴۔ عبدالحق، مولوی، قواعد اردو، کراچی: انجمن ترقی اردو، ۲۰۰۹ء، ص:۲۲

۵۔ Linguistic survey of India valix, part-1, P: 8

۶۔ کیلیٹلر کی قواعد، کچھ نئی دریافتیں، مشمولہ: بہار تحقیقی و تنقیدی مجلہ، ص:۱۷۰۔۱۷۲

۷۔ ایضاً، ص:۱۷۰۔۱۷۲

۸۔ نارنگ، گوپی چند، تپش نامہ، تمنا، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۲ء، ص:۲۰

۹۔ ایضاً، ص:۲۱

۱۰۔ ایضاً، ص:۱۸

۱۱۔ اکرام چغتائی، پہلی اردو گرامر، دریافت اور مطالعہ کی روداد، ۲۰۱۳ء، ص:۱۴۔۱۵

.۱۲ Bodewritz, H.B: ketelaar and Millies

.۱۳ Linguistic survey of India Valcn part 1, P: 131

۱۴۔ بنجمن شلزے، ہندوستانی گرامر، ص:۳۲۔۳۶

۱۵۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۴ء، ص:۱۴۲

Vol. 6 No.4 2023

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7615

۱۶۔ ایضاً، ص:۳۱۴

۱۷۔ گل کرسٹ اوراس کا عہد، ص:۱۳۔۱۴

۱۸۔ بنجمن شلزے، ہندوستانی گرامر، ص:۴

۱۹۔ اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی وادبی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص:۴۹

۲۰۔ گل کرسٹ اوراس کا عہد، ص:۱۴۔۱۶

.۲۱ Linguistics survey of India, P: 16.17

۲۲۔ قواعد اردو، ص:۲۴

۲۳۔ میر بہادر علی حسینی، قواعد زبان اردو، لاہور: مجلس ترقی ادب، ص:۳۱

۲۴۔ قواعد اردو، ص:۲۵

.۲۵ Linguistic survey of India, part-1, P: 18

.۲۶ Linguistic survey of India, part-1, P: 10

.۲۷ Linguistic survey of India, part -1, P: 18

.۲۸ Linguistic survey of India, Part – 1, P: 19

.۲۹ Linguistic survey of India valix part – 1, P: 19

۳۰۔ کتابیات قواعد اردو، ص:۵۴

۳۱۔ ایضاً، ص:۵۴

۳۲۔ گارسیں دتاسی، اردو خدمات علمی کارنامے، ص:۱۲۸

۳۳۔ ایضاً، ص:۱۲۸

.۳۴ Linguistic survey of India valix part – 1, P: 20

۳۵۔ ثریا حسین، ڈاکٹر، گارسیں دتاسی اردو خدمات، لکھنؤ: اترپردیش اکیڈمی، ۱۹۸۴ء، ص:۱۲۷

.۳۶ Linguistic survey of India valix part – 1, P: 20

۳۷۔ گارسیں دتاسی، اردو خدمات علمی کارنامے، ص:۱۲۸

.۳۸ Linguistic survey of India valix part – 1, P: 20

.۳۹ Linguistic survey of India valix part – 1, P: 20

.۴۰ Linguistic survey of India valix part – 1, P: 20

۴۱۔ گارسیں دتاسی، اردو اور علمی کارنامے، ص:۳۵

۴۲۔ ایضاً، ص:۱۲۸

۴۳۔ ایضاً، ص:۹۷۔۹۸

۴۴۔ یورپ میں اردو کے مراکز، انیسویں صدی میں، ص:۷۱۔۷۴

۴۵۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر، جامع القواعد، حصہ صرف، ص:

Vol. 6 No.4 2023
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۴٦. Linguistic survey of India part –1, P:20
۴۷. Linguistic survey of India valix part –1, P: 17-27
۴۸. Linguistic Survey of India, P:21
۴۹۔ اردو زبان وادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا جائزہ، ص:۱۲۶۔۱۲۷
۵۰. Linguistic Survey of India, Valix, P-1, P: 17-27
۵۱۔ یورپ میں اردو کے مراکز، انیسویں صدی میں، ص:۷۱۔۷۴
۵۲. Linguistic Survey of India, Valix, P-1, P: 25
۵۳۔ شاہجہان پوری، ابو سلمان، ڈاکٹر، کتابیات قواعد اردو، مشمولہ: فاکنز، ۱۸۵۳ء، ص:۴۰
۵۴. Linguistic Survey of India, P:
۵۵۔ ایضاً، ص:۴۴
۵٦. Linguistic Survey of India, Valix, P-1, P: 02
۵۷. Linguistic Survey of India, P: 22
۵۸. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P: 23
۵۹. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P: 23
٦۰۔ اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص:۷۲۔۷۸
٦۱۔ اردو زبان اور یورپی اہل قلم، ص:۵۷۔۵۸
٦۲. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P: 23
٦۳۔ غلام مصطفی، ڈاکٹر، جامع القواعد، حصہ نحو، لاہور: اردو سائنس بورڈ، ۲۰۱۳ء، ص:۹
٦۴. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P: 24
٦۵۔ اردو زبان وادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص:۲۴۹
٦٦. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P: 26
٦۷. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P: 26
٦۸. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P: 26
٦۹. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P:26
۷۰. Linguistic Survey of India valix_Part.1, P:26
۷۱۔ کتابیات قواعد اردو، ص:۸۲
۷۲۔ ابو سلمان ساجہاں پوری، کتابیات قواعد اردو، ۲۰۰۸ء، ص:۷۹